© rasailojaraid.com

تجلیاتِ اُفق

از جناب مولوی میر اُفق صاحب کاظمی امروہی

جو پائمالِ ستم ہائے بے حجاب نہیں — وہ عشق حسن کی دنیا میں کامیاب نہیں

سہی کہ حسن کی فطرت میں اضطراب نہیں — جبھی کہ عشق کی طینت میں انقلاب نہیں

نگاہِ عشق سوئے حسن اک گناہ سہی — مگر گناہ یہ مستوجب عذاب نہیں

بروئے کار نہ آئی کوئی مثالِ وفا — جہاں میں جس کی ہو تعبیر یہ وہ خواب نہیں

جنونِ شوق کی آوارگی معاذ اللہ — کہیں سکونِ دلِ خانماں خراب نہیں

تری نگاہ نے بھر دی ہو کوئی بجلی — بلا سبب تو مرے دل کا اضطراب نہیں

صد انقلاب در آغوش ہے ہر آنِ حیات — تری نگاہ کو احساسِ انقلاب نہیں

ملے وہ مجھ کو تری نازشِ جفا کے مزے — کہ آرزوئے وفا دل میں باریاب نہیں

جس انقلاب میں بدلے نہ سیرتِ عالم — وہ انقلاب حقیقت میں انقلاب نہیں

نظر کو خیرہ نہ کر دے فروغِ قصرِ حیات — یہ جز تصورِ یک خیمۂ حباب نہیں

اُفق کی تشنگیِ شوق کیا بجھے اس سے
کہ بحرِ دہر بجز موجۂ سراب نہیں

© rasailojaraid.com